فاسق کی امامت

فاسق وفاجر کی تعریف اوراس کی امامت:

سوال(۱) فاسق وفاجر کس کو کہتے ہیں؟ ایسے شخص کے پیچھے نماز ہوجاتی ہے، یانہیں؟

(۲) کیاہر مسلمان کے پیچھے نماز ہوجاتی ہے؟

(۳) امامت کے لیے ذات کالحاظ ہے، یاعلم کا؟

الجواب ــــــــــــــــــــــــــــــــــ

(۱) فاسق اس شخص کو کہتے ہیں جو اوامر شرع کا تارک ہو اور منہیات کا مرتکب ہوتا ہو، خواہ بعض کا یا اکثر کا یا کل کا اور فاجر سے بھی یہی مراد ہے،(۱) امامت ایسے شخص کی مکروہ تحریمی ہے، نماز اس کے پیچھے ہوجاتی ہے؛ مگر مکروہ ہوتی ہے۔(۲) فقط

(۲) نماز ہر شخص کے پیچھے درست ہوجاتی ہے، اگرچہ امام کا اعلم اور متقی ہونا بھی ضروری وبہتر ہے۔

(۳) امامت میں مقدم لحاظ علم کا ہے، علم کا ہونا ضروریات سے ہے۔ فقط

رشید احمد، الأجوبۃ صحیحۃ۔ (دستخط، مہر فتاویٰ دارالعلوم دیوبند:۳/۲۹۸-۲۹۹ (دیوبند:۱۳۹۰ھ)(۳) (باقیات فتاویٰ رشیدیہ:۱۶۰)

---

(۱) الفاسق:من شهد واعتقد ولم يعمل قاله السيد يعني يرتكب الكبائر ويصر على الصغائر.(التعريفات الفقهية، حرف الفاء: ۱۶۱/۱، دار الكتب العلمية بيروت/وكذا في معجم لغة الفقهاء، حرف الفاء: ۳۳۸/۱، دار النفائس. انيس)

الفسق: العصيان والترك لأمر اللّٰه عزوجل والخروج عن طريق الحق، الخ. (لسان العرب، حرف الفاء: ۳۰۸/۱۰، دار صادر بيروت. انيس)

فاسق لخروجه من طاعة ربه فالفسق هو الخروج يقال: فسقت الرطبة إذا خرجت من قشرها وسميت الفارة فويسقة لخروجها من حجرها ولهذا كان الفاسق مؤمنا لأنه غير خارج من أصل الدين وأركانه اعتقاداً ولكنه خارج من الطاعة عملاً، الخ. (أصول السرخسي، فصل في بيان المشروعات من العبادات: ۱۱۱/۱، دار المعرفة بيروت. انيس)

(۲) وعند الحنفية ليست العدالة شرطا للصحة فيصح تقليد الفاسق الإمامة مع الكراهة، الخ. (رد المحتار، باب الإمامة: ۵۴۹/۱، دار الفكر بيروت. انيس)

(۳) مجموعہ فتاویٰ مولانا مفتی عزیز الرحمٰن صاحب۔ مرتبہ مولانا مفتی ظفیر الدین صاحب، باب امامت وجماعت ==

فاسق کی تعریف اوراس کی امامت کاحکم:

سوال: اگرکوئی شخص باوجودعقیدہ صحیح رکھنے کے تارک ارکان اسلام ہوتو کیابروئے شریعت اس کوکافر، فاسق، فاجر، یامنافق کہنا صحیح ہے، یانہیں؟ اوراگرنہیں توجوشخص ایسے آدمی کوکافرکہے توعندالشرع اس کے لیے کیاحکم ہے؟ اور ایسے شخص کے پیچھے نماز جائز ہے، یانہیں؟

(المستفتی: ۲۰۴۳، مظفرخان صاحب (لاہور) ۱۳؍رمضان ۱۳۵۶ھ ۱۸؍نومبر ۱۹۳۷ء)

== **فاسق وفاجرکی تعریف اوراس کی امامت:**

سوال (۱) فاسق وفاجرکس کوکہتے ہیں؟ ایسے شخص کے پیچھے نماز ہوجاتی ہے یانہیں؟

متعین امام کےعلاوہ امام بنکرجماعت شروع کردےاورامام آجائےتووہ کیاکرے:

(۲) محلّہ کاامام کسی عذرکےسبب سےنماز کےوقت مسجد میں نہ ہواورنمازی کسی کوامام کرکےنمازشروع کردیں پھر امام آجائےتووہ شریک جماعت ہویانہ ہواوران لوگوں کی نماز ہوجائےگی یانہیں؟

ہرمسلمان کے پیچھے نماز جائز ہے:

(۳) کیاہرمسلمان کے پیچھے نماز ہوجاتی ہے؟

امامت میں علم کااعتبار ہے، یاذات پات کا:

(۴) امامت کے لیےذات کالحاظ ہے یاعلم کا؟

الجواب

(۱) فاسق اس شخص کوکہتے ہیں جواوامرشرع کاتارک ہواورمنہیات کامرتکب ہوتاہو، خواہ بعض کایااکثرکایاکل کااور فاجرسےبھی یہی مرادہے۔امامت ایسےشخص کی مکروہ تحریمی ہےنمازاس کے پیچھےہوجاتی ہےمگرمکروہ ہوتی ہے۔(**كره إمامة الفاسق، والفسق لغةً: خروج عن الإستقامة وهومعنٰى قولهم خروج الشيء عن الشيء علٰى وجه الفساد، وشرعاً: خروج عن طاعة اللّٰه تعالٰى بأرتكاب كبيرة، قال القهستاني: أي أوإصراره علٰى صغيرة (فتجب إهانته شرعاً فلايعظم بتقديمه للإمامة) تبع فيه الزيلعي، ومفاده كون الكراهة في الفاسق تحريمية. (الطحطاوي علٰى مراقي الفلاح (باب الإمامة، فصل في بيان الأحق بالإمامة، انيس) قال في الدر المختار: (والأحق بالإمامة) تقديماًبل نصباً (الأعلم بأحكام الصلاة) فقط صحةً وفساداً بشرط اجتنابه للفواحش الظاهرة، إلخ. (الدر المختارمع ردالمحتار، باب الإمامة: ۵۲۰/۱) فقط**

(۲) صورت مسئولہ میں نمازمقتدیوں کی دوسرےامام صاحب کے پیچھےدرست ہوگئی اورامام مذکورکوبھی جماعت میں ضرورشریک ہوناچاہیے۔

(۳) نمازہرشخص کے پیچھےدرست ہوجاتی ہےاگرچہ امام کااعلم اورمتقی ہونابھی ضروری وبہترہے۔

(۴) امامت میں مقدم لحاظ علم کاہے، علم کاہوناضروریات سےہے۔فقط

رشیداحمد: **الأجوبة صحيحة**، دستخط۔ (فتاویٰ دارالعلوم دیوبند: ۲۹۹/۳-۳۰۰)

الجواب

اگر عقیدہ صحیح ہو، مگر ارکان اسلام مثلاً نماز روزہ وغیرہ فرائض کا تارک ہو، یا محرمات؛ مثلاً: شراب نوشی کذب وغیرہ کا مرتکب ہو، اس کو اصطلاح میں فاسق کہا جاتا ہے، کافر کہنا تو درست نہیں؛ مگر ایسے شخص کو فاسق کہنا صحیح ہے۔(۱)

محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ۔ (کفایت المفتی:۳/۱۰۵-۱۰۶)

فاسق کی امامت:

سوال: ایک دو شخص یا چار شخص ہیں اور وہ آپس میں دونوں یا چاروں شخص فاسق، بدکار، عیاش ہیں اور نماز و روزہ کے بھی پابند ہیں اور عیاشی میں بھی مستعد ہیں، چاروں کی بات ہر ایک کو معلوم ہے، اب اگر انہیں چاروں میں ایک شخص امام ہو جائے اور تینوں مقتدی ہو جائیں اور بعد کو ایک مقتدی اور شامل جماعت ہو جائے، مگر وہ ناواقف ہے، اس کو ان چاروں کے فعل کی کچھ خبر نہیں ہے، اس نے بھی ان کے پیچھے نماز جماعت سے ادا کی تو اس کی نماز درست ہوئی، یا نہیں؟

الجواب

ان چاروں کی نماز اس طرح بلاشبہ درست ہے اور اگر یہ لوگ مسجد محلّہ کے امام کے پیچھے نماز پڑھیں اور زیادہ اچھا اور ثابت ہوگا اور جس شخص نے بے خبری میں ان لوگوں میں سے کسی کے پیچھے نماز پڑھ لی، اس کی نماز ہوگئی۔(۲) فقط واللہ تعالیٰ اعلم (امداد المفتین:۲/۲۸۱)

فاسق کی امامت اور دیوث کی تعریف:

سوال: عالم اور کامل شرع شخص کا اپنی عورت کو بے پردہ رکھنا و نیز بازار وغیرہ میں خرید و فروخت کے لیے پوری آزادی دینا اور غیر محرم سے بے غیرت مکالمہ کرنا، ایسے عالم کو دیوث کہنا کیسا ہے؟

(۱) وتاركها عمدًا مجانةً أي تكاسلاً فاسق،إلخ.(الدر المختار: كتاب الصلاة: ۱/۳۵۲)

... ولهذا كان الفاسق مؤمنا لأنه غير خارج من أصل الدين وأركانه اعتقاداً ولكنه خارج من الطاعة عملًا والكافر رأس الفساق في الحقيقة إلا أنه اختص باسم هو أعظم في الذم فاسم الفاسق عندالطلاق يتنازل المؤمن العاصي باعتبار اعماله،الخ.(أصول السرخسي،فصل في بيان المشروعات من العبادات:۱/۱۱۱،دارالمعرفة بيروت.انيس)

(۲) ويكره تقديم العبد ... والأعرابي ... والفاسق،وإن تقدموا اجازلقوله عليه السلام:صلوا خلف كل بروفاجر.(الهداية،كتاب الصلاة،باب الإمامة: ۱/۱۲۲.انيس)

الإقتداء بالفاسق أولى من الإنفراد.(دررالحكام شرح غررالحكام،قبيل جماعةالنساء وحدهن: ۱/۸۶، دارإحياء الكتب العربية.انيس)

(۲) کسی عالم کا غیر محرم اور فاحشہ عورت کے روبرو بیٹھنا، عمدا بدن پر ہاتھ لگانا اور شہوت انگیز باتیں کرنا، یا دوام جھوٹی باتیں بولنا، ایسے عالم کو فاسق کہنا جائز ہے؟

(۳) اگر امام دیوث وفاسق ہو، ایسے امام کے پیچھے ان مصلیوں کی نماز جائز ہوگی، جن کو امام کی بدافعالیاں معلوم ہوں، علاوہ ازیں ان مصلیوں کا امام کی بدافعالیوں کو ظاہر کئے بغیر اقتدا ترک کردیں تو تارک اقتدا پر حد جاری ہوسکتی ہے؟

۴ چند اشخاص امام کے برے افعال پر رضامند ہوتے ہوئے بطور جانبداری امام کے پیچھے نماز پڑھتے ہیں، ان ضدی مقتدیوں کی نماز صحیح ہوتی ہے، یا نہیں؟

الجواب

حامدًا و مصليًا الجواب وبالله التوفيق:

مجمع البحار: ۱/۴۳۰ میں ہے:

"الديوث: هو من لايغار علىٰ أهله وهو من يرى في أهله مايسوئه ولايغار عليه ولايمنعها". (۱)

وفي الحديث: قيل يارسول الله ماالديوث؟ قال: (الذي تزني امرأته وهو يعلم بها). (۲)

مسئولہ صورت میں اس عالم پر دیوث کی تعریف صادق نہیں آتی، لہذا دیوث کہنا جائز نہیں۔

(۲) فاسق کہنا جائز ہے۔ (۳)

(۳) فاسق امام کے پیچھے مع الکراہت نماز صحیح ہے، تارک اقتدا پر حد نہیں تعزیر شرعی کے لیے حاکم اسلام کا ہونا شرط ہے؛ (۴) اس لیے حد جاری کرنے کا سوال لغو وجہالت ہے۔

۴ برے افعال پر رضامند ہونا فسق ہے اور اس کی جانب داری کرنا تعاون علی الاثم؛ یعنی گناہ کی مدد کرنا ہے، جو نصاً ممنوع ہے اور اقتدا صحیح ہے۔ (مرغوب الفتاوی: ۲/۲۵۹-۲۶۱)

---

(۱) مجمع بحار الأنوار: ۲/۲۱۹ (حرف ديف، دائرة المعارف العثمانية، انيس)

(۲) ... "لايدخل الجنة ديوث". وفي رواية: "ثلاثة لايدخلون الجنة" إلخ، وفيه الديوث، وفي رواية: "ثلاثة حرم الله عليهم الجنة: مدمن الخمر، والعاق لوالديه، والذي يقر في أهله الخبث". (تفسير ابن كثير: ۳/۲۵۵، سورة النور تحت ﴿الزاني لا ينكح﴾ الآية: ۳)

(۳) شامی میں فاسق کی تعریف یہ کی ہے: ولعل المراد به من يرتكب الكبائر كشارب الخمر والزاني وآكل الربا ونحو ذلك. (ردالمحتار، باب الإمامة: ۲/۲۹۸)

(۴) "... قالوا: لكل مسلم إقامة التعزير حال مباشرة المعصية وأما بعد المباشرة فليس ذلك لغير الحاكم". (الفتاوىٰ الهندية: ۲/۱۶۷، فصل في التعزير، كتاب الحدود، الباب السابع)

امام کی نماز کی کراہت سے مقتدی کی نماز کی کراہت:

سوال: امام کی اگر نماز مکروہ ہوگی تو مقتدی اس کراہت سے بچیں گے، یا نہیں؟

الجواب

اس باب میں کوئی روایت نہیں ملی؛ (۱) لیکن قواعد سے یہ سمجھ میں آتا ہے کہ اگر کراہت کسی فعل داخل فی الصلوٰۃ سے ہے، مثلاً ترک واجب یا فعل زائد، تب تو وہ کراہت صلوٰۃ مقتدی تک متعدی ہوگی؛ کیوں کہ اس صورت میں اس کی نماز ہی مکروہ ہوئی، و صلاتہ متضمنة لصلاة المقتدی اور اگر کسی امر خارج عن الصلوٰۃ سے ہے، جیسے کسی ہیئت غیر مشروعہ سے تو وہ متعدی نہ ہوگی؛ کیوں کہ اس وقت نماز مکروہ نہیں ہوئی، ایک جداگانہ فعل مکروہ ہے، گو ایسے شخص کا امام بنانا مکروہ ہو۔

۱۲ شعبان ۱۳۳۱ھ۔ (تتمہ ثانیہ، ص: ۶۴) (امداد الفتاویٰ جدید: ۱/۴۰۱)

فاسق کی اقتدا میں نماز ادا کرنا مکروہ تحریمی ہے:

سوال: کیا فاسق کی اقتدا میں نماز ادا کرنا جائز ہے:

الجواب

فاسق کی اقتدا میں ادا کی گئی نماز مکروہ تحریمی ہے، (۲) قاعدے کے لحاظ سے تو واجب الاعادہ ہونی چاہیے، مگر بعض علمائے کرام فرماتے ہیں کہ لوٹانے کی ضرورت نہیں۔ (۳) (آپ کے مسائل اور ان کا حل: ۳/۴۴۴)

---

(۱) علامہ شامی نے قاعدہ "كل صلاة أديت مع كراهة التحريم تجب إعادتها" کی شرح میں لکھا ہے:... الظاهر ... أن النقص إذا دخل في صلاة الإمام ولم يجبر وجبت الإعادة على المقتدي، أيضًا، آه. (ردالمحتار: ۱/۴۲۵، واجبات الصلاة (مطلب: كل صلاة أديت مع كراهة التحريم تجب إعادتها، انيس)

اس سے حضرت مجیب قدس سرہ کے جواب کی تائید ہوتی ہے؛ کیوں کہ مقتدی پر اعادہ کا واجب ہونا دلیل ہے تعدیۂ کراہت کی اور یہ اس صورت میں ہے کہ کراہت امام کی نماز میں داخل ہوئی ہو، پس اگر کراہت کسی امر خارج عن الصلوٰۃ کی وجہ سے ہے تو تعدیہ کراہت نہ ہوگا۔ (سعید احمد پالنپوری)

(۲) ويكره إمامة فاسق. (الدر المختار: ۱/۵۶۰، طبع ايچ ايم سعيد) (كتاب الصلاة، باب الإمامة، انيس)

(۳) وفي المحيط لو صلى خلف فاسق أو مبتدع أحرز ثواب الجماعة. (فتح القدير: ۱/۲۴۷، باب الإمامة، طبع دار صادر بيروت)

وفي الحاشية: والفاسق لأنه لايهتم بأمر دينه وقال مالك لا تجوز الصلاة خلفه لأنه لما ظهر منه الخيانة في الأمور الدينية لايؤتمن في أهم الأمور، وقلنا عبد الله بن عمرو أنس بن مالك و غيرهما من الصحابة والتابعين صلوا خلف الحجاج و كان أفسق أهل زمانه. (فتح القدير: ۱/۲۴۷)

اقتداءِ فاسق مکروہ تحریمی یا تنزیہی:

نحمد اللّٰہ وحدہ ونصلی علیٰ من لانبی بعدہ!

سوال: اقتداءِ فاسق کی کراہت میں دو شخصوں کا اختلاف ہوا ہے، ایک صاحب فرماتے ہیں کہ فاسق کے پیچھے نماز مکروہ تنزیہی ہے، چنانچہ خلاصۃ الفتاویٰ میں ہے:

"إذا كان إمام الحی زانياً أو آكل الرباء له أن يتحول"آہ.

اور طحطاوی میں ہے:

"وفی السراج هل الأفضل أن يصلی خلف هؤلاء أم الإنفراد قيل:أمافی الفاسق فالصلاة خلفه أولٰی وهٰذاإنمايظهرعلٰی أن إمامته مكروهة تنزيهاً". (ص:١٦٥)

اور شرح عقائد میں ہے:

"ويجوز الصلوة خلف كل بروفأجر لأن علماء الأمة كانوا يصلون خلف الفسقة وأهل الأهواء والبدع من غيرنكير". (ص: ١٠٠)

اور درمختار میں ہے:

"صلّٰى خلف فاسق أومبتدع نال فضل الجماعة".

اور نیز درمختار میں ہے:

"أن الصلاة خلفه أولٰی من الإنفراد ولكن لاينال كماينال خلف تقی".

اور فرماتا ہے کہ آج کل ہر شخص فاسق ہے اور فسق میں عموم بلوی ہے، لہذا بوجہ لاچاری کے اقتداء فاسق مکروہِ تنزیہی ہے۔

اور دوسرا شخص کہتا ہے کہ ہر شخص کو فاسق ماننا خلافِ واقعہ ہے، امت میں لاکھوں متقی موجود ہیں اور لاکھوں ائمہ پرہیزگار ہیں، علاوہ ازیں امامت میں فاسق سے مراد ظاہر الفسق ہے۔ علامہ شامیؒ فرماتے ہیں:

"واستظهرنا هناك عدم الكراهة الاقتداء مالم يعلم منه مفسدًا كما مال إليه الخيرالرملی. (٦٦٥/١)

اور مغنی فقہ حنبلی میں ہے:

"وإن لم يعلم حاله ولم يظهرمنه مايمنع الائتمام به فصلاة المأموم صحيحة نص عليه أحمد ؛ لأن الأصل فی المسلمين السلامة". (٢١/٢)

اور ظاہر الفسق شخص کے پیچھے نماز پڑھنا مکروہ تحریمی ہے۔ علامہ شامیؒ فرماتے ہیں:

"أماالفاسق فقد عللوا كراهة تقديمه بأنه لايهتم لأمردينه وبأن فی تقديمه للإمامة تعظيمه

وقد وجب عليهم إهانته شرعًا ولايخفى أنه إذاكان أعلم من غيره لاتزول العلّة فإنه لايؤمن أن يصلٰى بهم بغيرطهارة فهوكالمبتدع تكره إمامته بكل حال بل مشٰى فى شرح المنية علٰى أن كراهة تقديمه تحريم لما ذكرنا ". (۵۲۳/۱)

اور شرح عقائد میں جو سلفِ صالح کا اقتداء ائمہ جور سے کرنا نقل ہے مجبوراً ضابطہ " الضرورات تبيح المحظورات" کے تحت تھا۔ حاصل یہ کہ اقتداء فاسق مکروہ تحریمی ہے، دلائل اور بھی تھے؛ مگر سب کو لکھا نہیں۔ فقط

(نذیر احمد، مسجد قبہ والی، احمد پور شرقیہ)

الجواب

وفى الدرالمختارعلى ردالمحتار: ۵۲۳/۱: "(ويكره تنزيهاً (إمامة عبد) ولومعتقاً - إلٰى قوله- وفاسق وأعمٰى)".

وفى ردالمحتار: "لقوله فى الأصل: إمامة غيرهم أحب إلىّ بحرعن المجتبٰى والمعراج. ثم قال: فكره لهم التقدم، ويكره الاقتداء بهم تنزيهاً، فإن أمكن الصلاة خلف غيرهم فهوأفضل، وإلافالاقتداء أولٰى من الانفراد". (۱)

وفى البحرالرائق: ۳۷۰/۱: "تحت قوله (وكره إمامة الأعرابى والعبد والفاسق والمبتدع والأعمٰى و ولد الزناء) ... فالحاصل أنه يكره لهؤلاء التقدم ويكره الاقتداء بهم كراهة تنزيهية". (۲)

وفى منحة الخالق: "(فالحاصل أنه يكره) قال الرملى: ذكرالحلبى فى شرح منية المصلى أن كراهة تقديم الفاسق والمبتدع كراهة التحريم". (۳)

البحر الرائق کے حاشیہ پر علامہ شامی رحمۃ اللہ علیہ کی عبارت بالا سے معلوم ہوا کہ فاسق اور مبتدع کی امامت مکروہ بکراہت تحریمی ہے اور عبد، اعمٰی اور ولد الزنا کی امامت مکروہ بکراہتِ تنزیہیہ ہے، لہٰذا ہر دو قائلین میں سے دوسرے کا قول صحیح ہے۔ فقط واللہ اعلم بالصواب

بندہ محمد عبد اللہ غفرلہ، خادم الافتاء خیر المدارس ملتان

الجواب صحیح: خیر محمد عفا اللہ عنہ، ۱۴/۶/۱۳۷۶ھ۔ (خیر الفتاویٰ: ۳۲۵/۲-۳۲۶)

(۱) ردالمحتار، كتاب الصلاة، باب الإمامة، مطلب فى تكرار الجماعة فى المسجد، انيس

(۲) البحر الرائق، كتاب الجهاد، باب الإمامة، انيس

(۳) منحة الخالق على البحر الرائق، إمامة العبد والأعرابى والفاسق والمبتدع والأعمى وولد الزنا: ۳۷۰/۱، دارالكتاب الإسلامى بيروت. انيس

فاسق امام اوراس کے حمایتی متولی کا حکم:

سوال: جوامام پانچ وقت نماز پڑھائے ،خطیب ہواورعیدین کی نماز بھی پڑھاتا ہواورداڑھی صرف سوا انچ کے قریب ہواور باوجود مقتدیوں کے اصرار کے پوری داڑھی نہ رکھتا ہواور یہ کہے کہ شادی کے بعد پوری داڑھی رکھوں گا، کیا ایسے امام کی امامت درست ہے؟ کیا نماز باجماعت ہوجاتی ہے؟ مسجد کے متولی بضد ہیں کہ اسی کو امام رکھوں گا، یہ کم تنخواہ لیتا ہے۔

الجواب ـــــــــــــــــــــــــــ

یہ امام ،حرام اورکبیرہ گناہ کا مرتکب ہے،اس لائق نہیں کہ اس کوامام رکھا جائے اوراس کے پیچھے نماز مکروہ تحریمی ہے،اگر وہ توبہ نہ کرے تو اہل محلّہ کا فرض ہے کہ اس کی جگہ کوئی اورامام رکھیں اوراگر متولی ایسے امام کے رکھنے پر بضد ہے تو وہ بھی معزول کئے جانے کے لائق ہے،لوگوں کی نمازیں غارت کرنے والے کومسجد کا متولی بنانا جائز نہیں۔(۱)

(آپ کے مسائل اوران کا حل:۳/۴۴۸)

فاسق معلن کی امامت کا حکم:

سوال: زید کسی مدرسہ کا معلم ہےاوروہ فاسق معلن ہےاوراس میں اوردوسرے حضرات بھی موجود ہیں، جوکہ فاسق معلن نہیں ہیں اورزیدان حضرات کی امامت کرتا ہےاور یہ حضرات اس کو کچھ کہتے بھی نہیں ہیں،ایک آدمی کچھ کہتا ہے تو یہی حضرات اس کی ملامت کرتے ہیں؛لیکن وہ شخص اپنی نماز کا اعادہ کرلیتا ہے،حالاں کہ اگر زید کو منصب امامت سے اتاردیا جائے تو کسی قسم کا فساد لازم نہیں آئے گا تو ایسی صورت میں زید کی امامت صحیح ہے، یانہیں، کیا حکم ہے؟اوران حضرات کا اس کے پیچھے نماز پڑھنا صحیح ہے، یانہیں؟اعادہ ہوگا، یانہیں؟

الجواب ـــــــــــــــــــــــــــ حامدًا و مصليًا

فاسق کوامام بنانا مکروہ تحریمی ہے۔

"كراهة تقديمه كراهة تحريم". (۲)

(۱) وفي المحيط: لوصلّٰى خلف فاسق أومبتدع أحرزثواب الجماعة.(فتح القدير :۱/ ۲٤۷،باب الإمامة،دارصادر)
وفي الحاشية: والفاسق لأنه لايهتم بأمر دينه وقال مالك لا تجوز الصلاة خلفه لأنه لماظهرمنه الخيانة في الأمور الدينية لايؤتمن في أهم الأمور وقلنا عبد اللّٰه بن عمرو أنس بن مالك و غيرهما من الصحابة والتابعين صلوا خلف الحجاج وكان أفسق أهل زمانه.(فتح القدير :۱/ ۲٤۷)

(۲) ردالمحتار(كتاب الصلاة،باب الإمامة،مطلب في تكرار الجماعة في المسجد ،انيس) وطحطاوي: ٦٥ (كتاب الصلاة،باب الإمامة،انيس)

لہٰذا متقی پرہیزگار کو امام بنایا جائے؛ لیکن اگر امام فاسق کے پیچھے نماز ادا کی تو واجب الاعادہ نہیں، نماز ہوجائے گی۔

"لقوله عليه الصلاة والسلام:"صلوا خلف كل بر وفاجر". (۱)

لیکن متقی امام کے پیچھے نماز پڑھنے کا جو ثواب ہے، وہ فاسق امام کے پیچھے پڑھنے پر نہیں ملے گا۔

كذا فى الدر المختار وفى النهر عن المحيط: "صلّى خلف فاسق أو مبتدع نال فضل الجماعة (قوله: نال فضل الجماعة) أفاد أن الصلاة خلفها أولٰى من الانفراد لكن لا ينال كما ينال خلف تقى ورع" إلخ. (ردالمحتار: ۳۷۷/۱) **فقط والله تعالٰى أعلم**

حررہ العبد حبیب اللہ القاسمی۔ الجواب صحیح: بندہ محمد حنیف غفرلہ۔ (حبیب الفتاویٰ: ۸۰/۴-۸۱)

ظلم وفسق کا مرتکب لائق امامت نہیں ہے:

سوال: ایک نابینا حافظ راجپوت مسلمان قاضی صاحب کی بہن کو قرآن شریف پڑھانے جایا کرتے تھے، حافظ صاحب کو لوگوں نے منع کیا، حافظ جی پڑھانے سے منع نہ ہوئے، حافظ جی صاحب نے قاضی کی بہن کا نکاح اس کے تایازاد بھائی سے کردیا، ایک دن گھر میں خوشدامن کے ساتھ لڑائی ہوئی، طعنہ وتشنیع ہونے لگی، غرض قاضی کی بہن کو نکال دیا اور پھر طلاق نامہ لکھ کر اس کو دیدیا، پھر عدت طلاق ختم کے بعد حافظ صاحب نے اپنی شاگردن سے نکاح پڑھوالیا، قاضی صاحب کی بہن کی اولاد حافظ صاحب کے تخم سے ہوئی، حافظ صاحب کا انتقال ہوگیا، اب حافظ صاحب کے لڑکے مدرسہ اسلامیہ قرآنیہ میں پڑھنے کے واسطے گئے تو قاضی صاحب نے اپنے بھانجوں کو نکلوادیا اور یہ کہا: یہاں پڑھنے مت آنا، جو پڑھنے آئے تو ماردیں گے، ایسے امام کے پیچھے نماز ہوجاتی ہے، یا نہیں؟

الجواب

اس قاضی امام کا ان بچوں کو؛ یعنی بھانجوں کو مدرسہ سے نکالنا ظلم ہے، جو محض عصبیت اور جاہلیت پر مبنی ہے اور ظلم وفسق ہے، لہٰذا جب تک یہ امام اپنے بھانجوں سے اس ظلم کو رفع نہ کرے اور ان کے ساتھ شفقت کا برتاؤ نہ کرے، امامت سے الگ کردیا جائے۔ (۲) فقط واللہ اعلم (امدادالاحکام: ۱۵۴/۲)

(۱) رواه الدار قطني (كتاب العيدين، باب صفة من تجوز الصلاة معه والصلاة عليه، رقم الحديث: ۱۷٦۸: ۲/٤۰٤، مؤسسة الرسالة، انيس) وأبو داؤد: ۳٤۳ (امام ابوداؤد کے الفاظ یہ ہیں: الصلاة المكتوبة واجبة خلف كل مسلم برًا كان أو فاجرًا وإن عمل الكبائر. (كتاب الصلاة، باب إمامة البر والفاجر، رقم الحديث: ٥۹٤، انيس) والإمام الزيلعي فى نصب الرأية: ۲٦/۲ (كتاب الصلاة، باب الإمامة الحديث الثالث و الستون، رقم الحديث: ۱۹۷۹، انيس)

(۲) عن واثلة بن الأشقع يقول: قلت يا رسول الله: ماالعصبية ؟ قال: أن تعين قومک على الظلم. (سنن أبى داؤد، باب فى العصبية (ح: ٥۱۱۹) انيس)

ظالم کی امامت:

سوال: زید وعمر ایک خاندان کے ہیں، دونوں میں دنیاوی دشمنی بڑھی ہوئی ہے، عمر کمزور ہے اور زید جماعت بند ہے؛ اس لیے جو چاہتا ہے کرالیتا ہے۔ ایک روز عمر مسجد میں نماز پڑھ رہا تھا، زید نے اپنے ساتھیوں کے ساتھ دروازہ گھیر لیا، جب عمر فارغ ہو کر فرش پر آیا تو عمر کو زید نے گالی دینا شروع کیا، عمر دیوار کود کر بھاگا، زید نے ساتھیوں کو دوڑا کر پکڑ لیا، مار پیٹ ہونے لگی، زید نے عمر کی داڑھی اکھاڑ لی، اسی روز سے عمر خوف کی وجہ سے اس مسجد میں نماز کو نہیں جاتا، گھر میں نماز پڑھتا ہے، یا دوسری مسجد میں کہیں جا کر پڑھتا ہے۔ عمر کی نماز زید کے پیچھے درست ہے، یا نہیں؟ زید کی امامت کیسی ہے؟

الجواب

زید کی تعدی اور ظلم ظاہر ہے، اس وجہ سے وہ فاسق ہے، (۱) لائق امام بنانے کے نہیں ہے، بایں ہمہ عمر کی نماز زید کے پیچھے صحیح ہے؛ مگر امام فاسق کے پیچھے نماز سب مقتدیوں کی مکروہ ہوتی ہے، عمر کی نماز بھی مکروہ ہوگی، (۲) اور عمر کو بخوف مذکور اس مسجد میں نہ آنا اور اس مسجد کی جماعت ترک کر دینا درست ہے؛ لیکن حتی الوسع دوسری مسجد میں شریک جماعت ہونا چاہیے، یہ عذر مطلقاً ترک جماعت کا نہیں ہوسکتا، البتہ اگر گھر سے باہر نکلنے میں بھی خوف ضرب وشتم وغیرہ ہو اور اندیشہ فساد ہو تو عمر کو گھر میں نماز پڑھنا درست ہے۔ فقط (فتاویٰ دار العلوم دیوبند: ۲۷۲-۲۷۱/۳)

جس کے فسق کی وجہ سے لوگ ناراض ہوں اس کی امامت کا کیا حکم ہے:

سوال: جس پیش امام سے اکثر قوم بسبب فساد و چغل خوری اور حاسد اور مغرور اور غیبتی ہونے کے ناراض ہوں، اس کے سبب بعض تارک جماعت، بعض تارک مسجد ہوئے، اس کو امام ہمیشہ کا بنانا جائز ہے، یا نہیں؟

(۱) عن الحسن بن أبي الحسين قال: جف القلم ومضى القضاء وتم القدر بتحقيق الكتاب وتصديق الرسل وبسعادة من عمل واتقى وبشقاوة من ظلم واعتدى وبالولاية بالمؤمنين وبالتبرئة من الله عزوجل للمشركين. (القدر للفريابي، باب ماروی في الأهواء: ۹٤/۱، أضواء السلف السعودية. انيس)

"وأن الظلم حرام". (الفتاوىٰ الهندية، مطلب في موجبات الكفر، الخ: ۲۵۷/۲، دارالفكر بيروت. انيس)

"الأدب هو التخلق بأخلاق الجميلة والخصال الحميدة في معاشرة الناس ومعاملتهم وأدب القضاء التزامه لماندب إليه الشرع من بسط العدل ودفع الظلم وترك الميل والمحافظة على حدود الشرع والجري على سنن السنة. (الفتاوىٰ الهندية، الباب الأول في تفسير معنى الأدب: ۳۰٦/۳. انيس)

(۲) "ويكره إمامة عبد، إلخ، وفاسق". (الدر المختار) "أما الفاسق فقد عللوا كراهة تقديمه، إلخ، بل مشىٰ في شرح المنية علىٰ أن كراهة تقديمه كراهة تحريم. (رد المحتار، باب الإمامة: ۵۲۳/۱، ظفير) ((مطلب في تكرار الجماعة في المسجد، انيس)

الجواب

ایسے شخص کو جس کے فسق ومعصیت اور بے دینی کی وجہ سے اس سے لوگ ناراض ہوں، اس کو امام دائمی نہ کیا جاوے اور نماز اس کے پیچھے مکروہ ہے، ایسا شخص واجب العزل ہے، اس کو معزول کیا جاوے۔(۱) فقط واللہ تعالیٰ اعلم

کتبہ عزیز الرحمٰن، مفتی مدرسہ دار العلوم دیوبند۔ (فتاویٰ دار العلوم دیوبند:۳/۳۰۴)

امام کے فاسق ہونے کی صورت میں جماعت علاحدہ کی جائے، یا نہیں:

سوال: جس شہر میں ایک ہی مسجد ہو اور اس کا امام فاسق ہو تو حنفی لوگ اپنی جماعت علیحدہ قائم کر لیویں یا اسی کے پیچھے نماز پڑھیں شرعاً کیا حکم ہے؟

الجواب

تفریق جماعت سے یہ بہتر ہے کہ اسی کے پیچھے نماز پڑھ لی جائے، جیسا کہ درمختار میں نہر سے نقل کیا ہے:

"وفی النهر عن المحیط: صلّی خلف فاسق أو مبتدع نال فضل الجماعة". (۲)

اور دوسری جماعت کرنا برا ہے۔ فقط (فتاویٰ دار العلوم دیوبند:۳/۲۸۴)

فاسق پیر کی امامت جائز ہے، یا نہیں:

سوال: یک پیر امام مسجد است روزے یک مقتدی ازو پرسید کہ امروز بکدام کار رفتہ بودید؟ جواب داد کہ امروز یک خوک را ختم قرآن بود درانخانہ ختم قرآن خواندہ ام وآن خوک دیگر خوکان جمع نمود آں نیز ختم قرآن خواندند آں صاحب ختم عین خوک است وصاحبان ختم بغیر من خوکان اند، این چنیں پیر چہ حکم داد و نماز خلف او جائز است یا چہ؟ (۳)

(۱) رجل أم قوماً وهم له كارهون إن كانت الكراهة لفساد فيه أو لأنهم أحق بالإمامة يكره له ذلك. (الفتاویٰ الهندية: ۱/ ۸۶، بيان الإمامة)(الباب الخامس فی الإمامة، الفصل الثالث فی بيان من يصلح إماماً لغيره، انيس)

(۲) الدر المختار علی هامش رد المحتار، باب الإمامة: ۱/۵۲۵۔

"ومن صلی خلف فاسق أو مبتدع يكون محرزا ثواب الجماعة. (المحيط البرهانی، كتاب الصلاة: ۱/۴۰۷، دار الفكر / النهر الفائق، كتاب الصلاة: ۱/۲۴۲، دار الكتب العلمية بيروت. انيس)

علامہ شامیؒ لکھتے ہیں: أفاد أن الصلاة خلفهما أولٰی من الانفراد، لكن لاينال كما ينال خلف تقی ورع، لحديث: "من صلٰی خلف عالم تقی فكأنما صلٰی خلف نبی". (رد المحتار: ۱/۵۲۵، ظفير)((مطلب فی تكرار الجماعة فی المسجد) (الدراية فی تخريج أحاديث الهداية، ومن الأحاديث الدالة علٰی صحة صلاة المنفرد: ۱/۱۶۸، رقم الحديث: ۲۰۱، دار المعرفة، بيروت، انيس)

(۳) خلاصۂ سوال: ایک پیر ایک مسجد کا امام ہے، ایک روز ایک مقتدی نے اس سے پوچھا کہ آج آپ کس کام سے گئے ہوئے تھے؟ اس امام نے جواب دیا کہ آج ایک سور کی قرآن خوانی تھی، اس کے گھر پر قرآن ختم پڑھا ہوں اور وہ سور دوسرے سوروں کے ساتھ جمع ہو کر قرآن ختم کئے ہیں اور ختم والا ہی سور ہے اور میرے علاوہ سب سور ہیں، ایسے پیر کا کیا حکم ہے اور اس کے پیچھے نماز جائز ہے، یا کیا؟ (انیس)

الجواب

این چنیں پیر یاوہ گولائق مقتدا بودن وامام شدن نیست نماز خلف چنیں کس مکروہ است وحسب تصریح فقہا آں کراہت تحریمی است: " لأن في جعله إماماً تعظيمه وتعظيم الفاسق حرام". پس باید کہ آں امام رامعزول کنند وکسے دیگر صالح واقف مسائل نماز راامام مقرر کنند۔ (۲) فقط (فتاویٰ دارالعلوم دیوبند: ۳/۲۸۷-۲۸۸)

حافظ فاسق کی امامت:

سوال: کیافرماتے ہیں علما دین ومفتیان شرع متین مندرجہ ذیل مسئلہ میں!

ایک شخص حافظ قرآن ہے؛ لیکن وہ شریعت کی رو سے فاسق ہے اور یہ حافظ صاحب رمضان المبارک میں قرآن شریف بھی سناتا ہے اور جس مسجد میں یہ حافظ صاحب قرآن شریف سناتے ہیں، اس میں حافظ صاحب معین ہیں، جو کہ تمام سال اس مسجد میں امامت کرتے ہیں یہ امام صاحب اس کے پیچھے تراویح کی نماز اور عشا کے فرض وغیرہ بھی پڑھتے ہیں اور اہل محلّہ میں سے بعض حضرات یہ کہتے ہیں کہ ہم تو اس کے پیچھے نماز نہیں پڑھتے اور اس کے فاسق ہونے کی وجہ سے ہماری تو نماز نہیں ہوتی؛ اس لیے ہم تو نہیں پڑھتے۔

اب دریافت طلب امر یہ ہے کہ آیا اس حافظ صاحب کے پیچھے نماز پڑھنی جائز ہے، یا نہیں؟ برائے مہربانی جواب مکمل اور مدلل عنایت فرمائیں۔ فقط والسلام

(محمد الیاس، مدرس مدرسہ بدرالعلوم قصبہ جسپور، ضلع نینی تال، ۱۹/ جمادیٰ الأولیٰ ۱۳۶۹ھ)

الجواب حامدًا و مصليًا

سائل نے اس حافظ صاحب کے فسق کی کوئی تفصیل بیان نہیں کی؛ بلکہ مجمل سوال کیا، لہٰذا جواب بھی مطلق فاسق کی امامت کا دیا جاتا ہے، اب اس کی تحقیق خود سائل کے ذمہ ہے کہ صورت مسئولہ میں فاسق کی تعریف صادق آتی ہے، یا نہیں؟

---

(۱) خلاصۂ جواب: ایسا پیر مقتدا اور امام ہونے کے لائق نہیں ہے، ایسے شخص کے پیچھے نماز مکروہ ہے اور فقہا کی تصریح کے مطابق مکروہ تحریمی ہے؛ اس لیے کہ اس کو امام بنانے میں اس کی تعظیم ہے اور فاسق کی تعظیم حرام ہے، لہٰذا ایسے امام کو معزول کردیں اور کسی دوسرے نیک صالح مسائل نماز سے واقف شخص کو امام مقرر کریں۔ (انیس)

وأما الفاسق فقد عللوا كراهة تقديمه بأنه لايهتم لأمر دينه، وبأن في تقديمه للإمامة تعظيمه، وقد وجب عليهم إهانته شرعاً، إلخ. بل مشٰى في شرح المنية علٰى أن كراهة تقديمه كراهة تحريم لماذكرنا. (ردالمحتار، باب الإمامة: ۵۲۳/۱. ظفير) (مطلب في تكرار الجماعة في المسجد، انيس)

(والفاسق) لأنه لا يهتم لأمر دينه ولأن في تقديمه للإمامة تعظيمه وقد وجب عليهم إهانته شرعاً. (تبيين الحقائق، الأحق بالإمامة: ۱۳٤/۱، بولاق القاهرة. انيس)

فاسق کوامام بنانا مطلقاً نماز میں خواہ نماز فرض ہو یا تراویح وغیرہ ہو، مکروہ تحریمی ہے، جب کہ اس سے بہتر متبع سنت مسائل نماز سے واقف امامت کے لائق دوسرا شخص موجود ہو۔

"لو قدموا فاسقًا یأثمون بناءً علٰی أن کراهة تقدیمه کراهة تحریم لعدم اعتنائه بأمور دینه و تساهله فی الإتیان بلوازمه فلا یبعد منه الإخلال ببعض شروط الصلاة وفعل ماینافیها بل هو الغالب بالنظر إلٰی فسقه آه". (کبیری: ۴۷۹)(۱)**فقط واللّٰہ سبحانه تعالٰی أعلم**

حررہ العبد محمود گنگوہی عفا اللہ عنہ، معین مفتی مدرسہ مظاہر علوم سہارنپور، یوپی، ۲۳/ جمادیٰ الاُولیٰ ۱۳۶۹ھ۔

الجواب صحیح: سعید احمد غفرلہ۔ (فتاویٰ محمودیہ: ۶/۹۷-۹۸)

مرتکب کبائر کی امامت:

سوال: ایک شخص کسی مسجد میں امام ہے، اکثر اوقات محلّہ کے لوگوں کے ساتھ غیبت کیا کرتے ہیں، بہت باتوں میں جھوٹ کہنا بھی ثابت ہوا، عفیفہ عورت پر زنا کی تہمت لگائی، "کسبی" وغیرہ ناشائستہ الفاظ کہے، چنانچہ ایسی بے گناہ پر تہمتِ زنا لگانے کی وجہ سے ایک دفعہ سرکاری عدالت میں مقدمہ دائر ہوکر ماخوذ ہوکر قانوناً جرم ثابت ہونے کے بعد تیس روپیہ جرمانہ بھی دیا ہے اور بھی بعض بعض باتیں، مثلاً: بیگانہ عورتوں کے سینہ پر ہاتھ پھیرنا، چوتڑ پر تھپڑ مارنا، کپڑا پکڑ کر کھینچنا، وغیرہ افواہ ان کی بابت سنی جارہی ہے۔

اب شرعاً ایسے آدمی کو فاسق کہا جائے گا، یا نہیں؟ اگر یہ شرعاً فاسق ٹھہرا تو اس کے پیچھے جمعہ جماعت مکروہ ہے، یا بلا کراہت جائز ہے؟ اگر مکروہ ہے تو کیا مکروہ تحریمی ہے، یا تنزیہی؟ واضح رہے کہ محلّہ کے اکثر مصلیوں کو ان کے عیوب پر واقفیت ہونے کی وجہ سے رغبت اٹھ گئی ہے اور ان کے پیچھے نماز پڑھنے سے راضی بھی نہیں ہیں۔

اگر وہ شخص مذکورہ بزور امام رہے تو جمعہ جماعت میں انتشار پیدا ہوکر سوائے چند ان کے قریبی رشتہ داروں کے سارے مصلیان دوسری مسجد میں منتقل ہونے کا قوی اندیشہ ہے، اب کیا اس شخص کو شرعاً امام رکھنا ضروری ہوگا، یا ان کو معزول کر کے کسی نیک چلن آدمی کو مقرر کرنا بہتر ہوگا؟ بینوا توجروا۔

الجواب ـــــــــــــــ حامدًا و مصلیًا

غیبت کرنا، کسی پاکدامن پر تہمت لگانا وغیرہ، گناہِ کبیرہ ہے، (۲) اور ایسے امور کا مرتکب فاسق ہے اور فاسق کی

(۱) الحلبي الکبیر، کتاب الصلاة، الأولٰی بالإمامة: ۵۱۳، سهیل اکیڈمی، لاهور

(۲) قال اللّٰه تعالٰی: ﴿ولایغتب بعضکم بعضاً﴾ (سورة الحجرات: ۱۲)

عن أبی هریرة رضی اللّٰه تعالٰی عنه قال: قال رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم: "کل المسلم علی المسلم حرام: ماله وعرضه ودمه، حسب امرئ من الشر أن یحقر أخاه المسلم". ==

امامت مکروہ تحریمی ہے،اگر کوئی بہتر امامت کا اہل آدمی موجود ہوتو امور مذکورہ کے مرتکب کو امام نہ بنانا چاہیے؛ بلکہ دوسرے شخص کو امام بنانا چاہیے۔

اگر یہ شخص صدق دل سے توبہ کر لے اور اپنی ایسی حرکتوں سے باز آجائے تو پھر اس کی امامت بھی مکروہ نہ ہوگی۔ بہتر یہ ہے کہ شخص مذکورہ کو مسئلہ سمجھا کر اور فتنہ کا اندیشہ ظاہر کر کے توبہ کرادی جائے،اگر وہ نہ مانے اور فتنہ کا اندیشہ ہوتو اس کو امامت سے علیحدہ کر کے کسی دوسرے بہتر شخص کو امام مقرر کر دیا جائے،اگر اس کی علاحدگی میں فتنہ اور دشواری ہوتو کسی دوسری مسجد میں نماز پڑھ لی جائے،اگر یہ بھی نہ ہو سکے تو پھر شخص مذکورہ کے پیچھے بھی نماز مکروہ نہ ہوگی۔(۱)

"اعلم أن الغيبة حرام بنص الكتاب العزيز،وشبه المغتاب يأكل لحم أخيه ميتاً إذ هو أقبح من الأجنبي ومن الحي".(ردالمحتار:٥/٢٦٠)(۲)

"هو(القذف)من الكبائر بإجماع الأمة".(فتح)(۳)

"ويكره إمامة عبد وأعرابي وفاسق "تنوير."(قوله:فاسق)من الفسق:وهو الخروج عن الاستقامة،ولعل المراد به من يرتكب الكبائر كشارب الخمر،والزاني وأكل الربا ونحو ذلك،

== عن البراء ابن عازب رضي الله عنها قال:خطبنا رسول الله صلى الله عليه وسلم حتى أسمع العواتق في بيوتها.أو قال:في خدورها.فقال:"يا معشر من آمن بلسانه،لا تغتابوا المسلمين ولاتتبعوا عوراتهم،فإنه من يتبع عورة أخيه،يتبع الله عورته،يفضحه في جوف بيته".(تفسير ابن كثير:٢٧٣/٤،دار الفيحاء،دمشق.(سورة الحجرات:١٢)

قال الله تعالىٰ:﴿ولا يأتين ببهتان يفترينه بين أيديهن وأرجلهن﴾(سورة الممتحنة:١٢)

"وأخرج أحمد:"خمس ليس لهن كفارة:الشرك بالله،وقتل النفس بغير حق،أوبهت مؤمن،أو الفرار من الزحف، أويمين صابرة يقتطع بها مالاً بغير حق".(مسند الإمام أحمدبن حنبل، تتمة مسند أبي هريرة رضي الله عنه:٣٤٠/١٤-٨٧٣٧،مؤسسة الرسالة،انيس)

وأخرج الطبراني:"من ذكر أمرأً بشئ ليس فيه ليعيبه به حبسه الله في نارجهنم حتىٰ يأتي بنفاذ ما قال فيه.(الزواجر عن اقتراف الكبائر،الكبيرة الرابعة والخمسون بعد المأتين البهت:٤١/٢،دار الفكر(كتاب النكاح،انيس)

(۱) وفي المواقف وشرحه:إن للأمة خلع الإمام وعزله بسبب يوجبه،مثل أن يوجد منه ما يوجب اختلال أحوال المسلمين و انتكاس أمور الدين كماكان لهم نصبه وإقامته لإنتظامها وإعلائها وإن أدىٰ خلعه إلىٰ فتنة احتمل أدنىٰ الضررين".(رد المحتار،كتاب الجهاد،باب البغاة:٢٦٤/٤ (مطلب فيما يستحق به الخليفة العزل،انيس)

"ويكره إمامة عبد وأعرابي وفاسق وأعمىٰ".(الدر المختار)

وقال الشامي"فإن أمكن الصلاة خلف غيرهم فهو أفضل،وإلا فالاقتداء أولىٰ من الإنفراد".(رد المحتار، كتاب الصلاة،باب الإمامة:٥٥٩/١،سعيد.)(مطلب في تكرار الجماعة في المسجد،انيس)

(۲) ردالمحتار،كتاب الحظر والإباحة،فصل في البيع:٤٠٨/٦-٤٠٩،سعيد

(۳) فتح القدير،كتاب الحدود،باب حد القذف : ٣١٦/٥ ،مصطفىٰ البابي الحلبي،بمصر

كـذا فـي البـرجـنـدي،إسـمـاعيـل وفي المعراج:قال أصحابنا:لاينبغي أن يقتدىٰ بالفاسق إلافي الـجـمـعة؛لأنـه في غيرها يجد إماماً غيره،آه.قال في الفتح:وعليه فيكره في الجمعة إذا تعددت إقامتها في المصرعلىٰ قول محمد المفتىٰ به؛لأنه لاسبيل إلى التحول،آه". (ردالمحتار:٥٨٤)(١)

"لـوقـدمـوا فـاسـقـاً يـأثـمـون بـنـاءً عـلىٰ أن كراهة تقديمه كراهة تحريم لعدم اعتنائه بأمور دينه". (كبيري،ص:٤٧٩)(٢)فقط والله سبحانه تعالىٰ أعلم

حررہ العبد محمود گنگوہی عفااللہ عنہ، معین مفتی مدرسہ مظاہر علوم سہارنپور، ۹/۸/۱۳۵۵ھ۔

الجواب صحیح: سعید احمد غفرلہ، صحیح: عبداللطیف عفااللہ عنہ، ۹/ شعبان/۱۳۵۵ھ۔ (فتاویٰ محمودیہ:۶/۹۸-۱۰۰)

مرتکب کبائر شخص کی امامت:

(الجمعیۃ، مورخہ یکم اکتوبر ۱۹۳۴ء)

(۱) اگر ایک مسلمان حافظ قرآن باوجود دین کے ضروری احکام سے واقفیت رکھنے کے، غیر مسلم اقوام کے پاس بغرض جھٹکا؛ یعنی گردن مارنے کے لیے جانور (بکرا وغیرہ) بیچتا ہو، جب کہ اس کو علم ہے کہ وہ جھٹکا کریں گے اور پھر صاف ہونے کے بعد ان کے پاس تول (یعنی چمڑا وغیرہ صاف کر کے گوشت) فروخت کرتا ہو، یا زندہ بکرا ہی قیمت مقرر کر کے دے دیتا ہو، اس کے پیچھے نماز پڑھنا کیسا ہے؟ اس سے گوشت خرید کر کھانا جائز ہے، یا نہیں؟

(۲) قصائی کا پیشہ اسلام میں کیسا ہے؟ نیز ایک قصاب کے پیچھے نماز پڑھنا کیسا ہے، جو خود ہی کھال اتارے، خود ہی بوٹی کر کے بیچے اور اس کو اپنا پیشہ بنائے، کیا وہ جماعت کروا سکتا ہے؟

(۳) کچے چمڑے کی تجارت کرنا جائز ہے، یا نہیں؟ اگر جائز ہے تو ایسا کرنے والے کے پیچھے نماز پڑھنا کیسا ہے؟

(۴) اگر کسی شخص کی عورت گانے والی ہو، یا برائے نام پردہ کرتی ہو، اس کی امامت کے متعلق کیا حکم ہے؟

(۵) ایک شخص جو بدکلام ہے (گالی گلوچ دیتا ہے) اور مدھک، چنڈو، گانجہ، افیون وغیرہ میں سے کسی چیز کا نشہ کرتا ہے، اس کو امام بننا جائز ہے، یا نہیں؟ یا ایک شخص گناہ کبیرہ اعلانیہ کرتا ہے، مثلاً: چوری کرنا، سود خوری، یا فوٹو کھینچواتا ہے، اس کی امامت کا حکم بھی لکھیں، نیز ایک خانساماں جو خنزیر پکا کر انگریزوں کو کھلاتا ہے، اس کی امامت کا کیا حکم ہے؟ کیا ایسا آدمی ایک مسلم جماعت، یا انجمن کا صدر ہو سکتا ہے؟

(١) الـدرالـمختارمع ردالمحتار، كتاب الصلاة،باب الإمامة: ٥٥٩/١-٥٦٠،سعيد (مطلب في تكرار الجماعة في المسجد،انيس)

(٢) الحلبي الكبير، كتاب الصلاة،الأولىٰ بالإمامة،ص:٥١٣،سهيل اكيڈمی،لاهور

(۶) ایسا شخص جس میں مذکورہ عیوب ہیں اور مقتدی اس کی امامت نہیں چاہتے؛ لیکن ایک صاحب اقتدار شخص کے بل پر وہ جبرا امامت کرتا ہے، اس کے پیچھے جماعت سے نماز پڑھنا جائز ہے، یا نہیں؟

(۷) ایک مولوی صاحب فرماتے ہیں کہ نماز فاسق وفاجر کے پیچھے بھی ہو جاتی ہے، فاسق کی تعریف کیا ہے؟

(۸) اگر کچھ مقتدی باوجود تمام باتوں کے علم کے اپنی ضد پر قائم رہیں اور اس کے پیچھے نماز پڑھنے کو جائز سمجھتے رہیں تو ان کے بارے میں کیا حکم ہے؟

الجواب

(۱) اگر کوئی مسلمان کسی ایسے شخص کے ہاتھ بکرا بیچ دے، جو جھٹکا کرتا ہے تو یہ مسلمان گنہ گار نہیں ہوگا؛ کیوں کہ جھٹکا کرنا اس کا فعل نہیں ہے۔ ہاں! اگر اس کو یہ معلوم ہے کہ یہ جھٹکا کرے گا تو نہ بیچنا بہتر ہے اور بیچ دے تو گنہ گار نہیں، البتہ جھٹکا کئے ہوئے بکرے کا گوشت بیچنا مسلمان کے لیے جائز نہیں، پہلی صورت میں امامت جائز ہے اودوسری صورت میں مکروہ ہے؛ یعنی جب کہ وہ اپنا جانور جھٹکا کرا کر گوشت فروخت کرتا ہو۔(۱)

(۲) قصاب کا پیشہ اسلام میں جائز ہے اور قصاب کے پیچھے نماز بھی جائز ہے، اگر چہ وہ خود کھال اتارتا اور گوشت فروخت کرتا ہو۔(۲)

(۳) مذبوحہ حلال جانوروں کے کچے چمڑے کی تجارت جائز ہے، ہاں! غیر مذبوحہ جانوروں کی کھال کی تجارت بعد دباغت جائز ہوتی ہے۔(۳)

(۴) اگر یہ شخص اپنی عورت کے اس فعل سے راضی نہ ہو اور اس کو منع کرتا ہو تو اس کی امامت جائز ہے۔(۴)

(۵) جو شخص بدکلام دشنام دہندہ، نشہ باز ہو، یا علانیہ گناہ کبیرہ کرتا ہو، مثلا: چور، زانی، شراب خور ہو (اسی کو فاسق کہتے ہیں)، اس کی امامت مکروہ تحریمی ہے، اس طرح فوٹو کھنچوانے والے اور خنزیر پکا کر کھلانے والے کی امامت بھی مکروہ ہے اور ان صفات کا شخص اس قابل بھی نہیں کہ انجمن اسلامیہ کا صدر بنایا جائے، صدر کوئی صالح دیندار ہونا چاہیے۔(۴)

(۱) لابأس بيع العصر لمن يعلم أن يتخذ خمرًا أو من آجر بيتًا ليتخذ فيه بيت نار أو كنيسة أو بيعة أو يباع فيه الخمر بالسواد فلابأس به. (الهداية، كتاب الكراهة، فصل فى البيع: ٤٧٦/٤)

(۲) ويجوز الاستئجار على الذكاة، لأن المقصود منها وطع الأوداج، إلخ (الفتاوىٰ الهندية: كتاب الإجارة، فصل فى المتفرقات: ٤٥٤/٤)

(۳) قال فى التنوير وشرحه: "وجلد ميتة قبل الدبغ يباع و ينتفع به، إلخ، و فى الشامية: (قوله ميتة قيد بها؛ لأنها لو كان مذبوحة فباع لحمها أو جلدها جاز؛ لأنه يطهر بالذكاة، إلخ. (باب البيع الفاسد: ٧٣/٥)

(۴) ويكره إمامة عبد و أعرابى و فاسق و أعمىٰ. (الدر المختار مع رد المحتار: ٥٥٩/١-٥٦٠)

(۶) جب کہ مقتدی بجاطور پر امام صاحب کی امامت سے ناخوش ہوں تو امام صاحب کو نماز پڑھانی اور زبردستی امامت کرنی گناہ ہے۔(۱)

(۷) فاسق وفاجر کے پیچھے نماز جائز ہونے کا یہ مطلب نہیں کہ بغیر کراہت جائز ہے، نماز ہو جاتی ہے؛ مگر کراہت تحریمیہ کے ساتھ ہوتی ہے۔(۲)

(۸) جولوگ ایسے شخص کو امام بنانے پر اصرار کریں، جس کی امامت ناجائز یا مکروہ ہے، وہ خطا کار ہیں اور اگر ان کی ضد جان بوجھ کر ہو تو وہ بھی فاسق ہو جائیں گے۔

اگر وہ شخص جس کی امامت مکروہ ہے، زبردستی امامت کرے تو دوسرے خیال کے لوگوں کو چاہیے کہ دوسری مسجد میں نماز باجماعت پڑھ لیا کریں، اسی مسجد میں دوسری جماعت قائم نہ کریں، یا اسی امام کے پیچھے نماز پڑھ کر اعادہ کرلیا کریں۔(۳) واللہ اعلم

محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ۔ (کفایت المفتی: ۱۲۹/۳-۱۳۱)

معاصیٔ متعددہ کے مرتکب کی امامت:

سوال (۱) جو شخص ہمیشہ اپنی نماز پنجگانہ ادا نہ کرتا ہو؛ بلکہ دیکھا دیکھی کبھی کبھی نماز پڑھتا ہو، یا اگر کہیں مسجد میں کبھی کسی نے امام بنایا ہو تو نماز ادا کر لی، ورنہ نہیں، ایسے شخص کو امام مسجد بنایا جاوے، یا نہیں؟ جو شخص نماز پنجگانہ ہمیشہ ادا کرتے ہیں، ان کی نماز ایسے شخص کے ساتھ جائز ہے، یا نہیں؟

(۲) اور اس شخص کو ایک مرتبہ بستی والوں نے مسجد سے بنظرِ حقارت علاحدہ کر دیا ہو اور یہ پھر دوبارہ آنے کی کوشش کر رہا ہو اور اس کی کوشش میں اگر کوئی دوسرا آدمی بستی والے اپنی مسجد میں امام بنانے کو لا رہے ہوں تو یہ امام اپنی طمع نفسی کی وجہ سے ایسے شخص کی برائی کرے اور لوگوں کو اس آدمی کی ناجائز اور جھوٹی برائی کرے، جو ہمیشہ ہمیشہ علاوہ نمازِ پنجگانہ ادا کرنے کے نفل اور نماز اشراق بھی ادا کرتا ہے۔

(۱) ولو أم قومًا وهم له كارهون، أن الكراهة لفساد فيه أو لأنهم أحق بالإمامة منه كره له ذلك تحريمًا لحديث أبي داؤد لايقبل الله صلاة من تقدم قومًا وهم له كارهو ن وإن هو أحق لا والكراهة عليهم. (الدر المختار مع رد المحتار، كتاب الصلاة، باب الإمامة: ۵۵۹/۱)

(۲) ويكره إمامة عبد وأعرابي وفاسق و أعمٰى. (الدر المختار مع رد المحتار: ۵۵۹/۱-۵۶۰)

(۳) یہ حکم بطور زجر یا احتیاط کے ہے ورنہ فاسق کے پیچھے نماز ہوتی ہے۔

وفي النهر عن المحيط: صلّٰى خلف فاسق أو مبتدع نال فضل الجماعة. (ردالمحتار: باب الإمامة: ۵۲۲/۱)

(۳) یہ کہ جس وقت یہ شخص (جس کے لیے دریافت کیا جا رہا ہے) دوبارہ مذکورہ بستی میں اپنے امام ہونے کی خواہش میں آیا ہے، اس کو بستی مذکورہ کے باشندے اس کے سامنے یہ لفظ کہیں کہ میاں جی صاحب! ہم تم کو دوبارہ امام رکھ لیتے لیکن تمہارے اندر چار عیب سخت ہیں، اس نے دریافت کیا کہ کیا ہیں؟ بستی والے بیان کرتے ہیں کہ وہ یہ ہیں:

۱۔ ہم سب لوگ صبح کی نماز پڑھ لیتے ہیں اور تم سوتے رہتے ہو۔

۲۔ اگر تمہارے ہم عمر تم کو سونے سے کبھی آکر جگا دیویں تو تم اذان بے وضو مسجد میں جا کر پڑھ دیتے ہو۔

۳۔ جب کہ تم نوجوان ہو اور تمہاری بیوی نوجوان ہے اور تم اپنے بسترِ راحت پر لیٹے ہوئے ہو، ہمیں کیا معلوم کہ تم غسل کئے ہوئے ہو، یا تم کو غسل کی حاجت ہے، ہمارے اٹھانے پر اور جگانے پر تم اٹھ کر مسجد میں فوراً مصلی پر آکر جماعت کرا دیتے ہو۔

۴۔ تم اکثر مویشی رکھتے ہو، جس کے واسطے گھاس وغیرہ کو تم گھسیارے کی شکل ہو کر ہمارے کھیت وغیرہ میں کام کرتے ہو، ہم لوگ دور سے کیا شناخت کر سکتے ہیں کہ ہمارے امام مسجد ہیں، اگر ہم کوئی لفظ گستاخانہ گھسیارہ سمجھ کر کہتے ہیں تو بے ادبی ہے۔

اس لیے یہ دریافت طلب یہ ہے کہ ایسی حالت جس شخص کی ہے اس کو امام مسجد بنایا جاوے، یا نہیں؟ اور جو شخص نمازِ پنجگانہ کا نمازی ہے، اس کی نماز ایسے شخص کے ساتھ ہو جائے گی، یا نہیں؟

(زیادہ حد ادب: احقر محمد صدیق ساکن وتولی ضلع سہارنپور)

الجواب ــــــــــــــــــــــــ حامدًا و مصليًا

اپنے جانوروں کے لیے گھاس کھود کر جائز طریقہ سے لانا اور محنت مزدوری کرنا شرعاً کوئی عیب کی چیز نہیں، اس سے امامت میں نقصان نہیں آتا، (۱) اور ''گھسیارہ'' یا کوئی اور لفظ تحقیر و تذلیل کی نیت سے کہنا کسی کو بھی جائز نہیں۔ (۲)

---

(۱) عن جده رافع ابن خديج رضى الله تعالىٰ عنه قال: قيل يا رسول الله !أى الكسب أطيب؟قال:"عمل الرجل بيده،وكل بيع مبرور". {رواه أحمد}(حديث رافع بن خديج: ٥٠٢/٢٨ (ح:١٧٢٦٥)مؤسسة الرسالة،انيس)

قال الملاعلى القارى:"قال:(عمل الرجل بيده):أى من زراعة أو تجارة أو كتابة أو صناعة". (مرقاة، كتاب البيوع، باب الكسب وطلب الحلال: ٣٠/٦،رشيدية.(ح:٢٧٨٣) انيس)

عن عبد الله قال:قال رسول الله صلى الله عليه وسلم:"طلب كسب الحلال فريضة بعد الفريضة". رواه البيهقى فى شعب الإيمان. (مشكاةالمصابيح، كتاب البيوع،باب الكسب وطلب الحلال: ٢٤٢/١،قديمى)(الفصل الثالث (ح: ٢٧٨١) انيس)

(۲) قال الله تعالىٰ:﴿ولا تنابزوا بالألقاب﴾ (سورة الحجرات: ١١)

==

اذان بلا وضو بھی ہو جاتی ہے؛ لیکن افضل اور مستحب یہ ہے کہ وضو سے کہی جائے،(۱) جو شخص اپنے مکان سے اپنی بیوی کے پاس سے آیا ہے، اس کے متعلق یہ گمان کرنا کہ یہ بے غسل ہے، اس کے پیچھے نماز نہ پڑھیں، یہ گمان لغو اور ممنوع ہے،(۲) البتہ اگر تحقیق سے معلوم ہو کہ فلاں شخص کو غسل کی حاجت ہے تو جب تک وہ پاک نہ ہو جائے، اس کے پیچھے نماز پڑھنا قطعاً حرام ہے۔(۳)

غیبت کرنا حرام ہے،(۴) پنج گانہ نماز فرض عین ہے، اس کا تارک فاسق ہے،(۵) پس شخص مذکورہ کو امام بنانا مکروہ تحریمی ہے، خصوصاً جب کہ دوسرا نیک آدمی امامت کے لائق تہجد گذار موجود ہے، ایسے غیر پابند نماز اور غیبت کرنے والے کو ہرگز ہرگز امام نہ بنایا جائے،(۶) تاہم اگر وہ توبہ کرے اور جس کی غیبت کرتا ہے، اس سے بھی معاف کرالے

== وهٰذا يدل علىٰ أن اللقب المكروه هو مايكرهه صاحبه،ويفيد ذماً الموصوف به؛لأنه بمنزلة السباب و الشتيمة، فأماالأسماء والأوصاف الجارية غيرهٰذاالمجرى فغيرمكروهة،لم يتناولهاالنهى؛لأنهابمنزلة أسماء الأشخاص و الأسماء المشتقة من أفعال...قال رسول اللّٰه صلى اللّٰه عليه وسلم لعلى:"يأبا تراب"لما عليه من التراب ... وقال سهل بن سعد:ماكان اسم أحب إلى علي رضى اللّٰه عنه أن يُدعىٰ به من أبى تراب.فمثل هٰذا لايكره؛إذليس فيه ذم،ولا يكرهه صاحبه".)(أحكام القرآن للجصاص:٦٠٣/٣،قديمى)

(۱) عن أبى هريرة رضى اللّٰه تعالىٰ عنه عن النبى صلى اللّٰه تعالىٰ عليه وسلم قال:"لايؤذن إلا متوضى".(جامع الترمذى،أبواب الصلاة،باب ما جاء فى كراهية الأذان بغير وضوء:٥٠/١،سعيد (ح:٢٠٠)انيس)

"ويكره أذان جنب...وإقامة محدث لاأذانه علىٰ المذهب".(الدرالمختار)

"ثم اعلم أنه ذكرفى الحاوى القدسى من سنن الأذان:كونه رجلاً عاقلاً،صالحاً،عالماً بالسنن والأوقات،مواظباً عليه،محتسباً،ثقةً متطهراً مستقبلاً".(الدرالمختارمع ردالمحتار،كتاب الصلاة،باب الأذان:٣٩٢/١-٣٩٣، سعيد (مطلب فى المؤذن إذاكان غيرمحتسب فى أذانه،انيس)

(۲) قال اللّٰه تعالىٰ: ﴿يأيها الذين آمنوا اجتنبوا كثيراً من الظن،إن بعض الظن إثم﴾.(سورة الحجرات:١٢)

عن أبى هريرة قال:قال رسول اللّٰه صلى اللّٰه عليه وسلم: "إياكم والظن فإن الظن أكذب الحديث"فهذا من الظن المحظور وهو ظنه بالمسلم سواءً من غيرسبب يوجبه".(أحكام القرآن للجصاص:٦٠٤/٣-٦٠٥، قديمى)

(۳) عن أبى هريرة قال:قال رسول اللّٰه صلى اللّٰه عليه وسلم:لاتقبل صلاة من أحدث حتىٰ يتوضأ.(متفق عليه)

عن ابن عمرقال:قال رسول اللّٰه صلى اللّٰه عليه وسلم:"لاتقبل صلاة بغيرطهور،ولاصدقة من غلول". {رواه مسلم}(مشكاة المصابيح،كتاب الطهارة،باب ما يوجب الوضوء:٤٠/١،قديمى)(الفصل الأول(ح:٣٠٠-٣٠١)انيس)

(۴) قال اللّٰه تعالىٰ:﴿ولايغتب بعضكم بعضاً﴾(سورة الحجرات:١٢)

عن أبى هريرة رضى اللّٰه عنه قال:قال رسول اللّٰه صلى اللّٰه عليه وسلم:"كل المسلم على المسلم حرام: ماله و عرضه ودمه،حسب امرئ من الشرأن يحقرأخاه المسلم".(تفسيرابن كثير:٢٧٣/٤،دار الفيحاء دمشق)

(۵) (هى فرض عين علىٰ كل مكلف...ويكفرجاحدها...و تاركها عمداً مجانةً:أى تكاسلاً فاسق".(الدر المختار، كتاب الصلاة:٣٥١/١-٣٥٢،سعيد)

(٦) ويكره إمامة عبد وأعرابى وفاسق وأعمٰى" (الدرالمختار) ==

اور نماز و جماعت کا پابند ہو جائے تو پھر اس کے پیچھے نماز درست ہو جائے گی۔(۱) فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم
حررہ العبد محمود گنگوہی عفا اللہ عنہ، معین مفتی مدرسہ مظاہر علوم سہارنپور، ۲۱/۱۲/۱۳۵۷ھ۔ الجواب صحیح: سعید احمد غفرلہ۔
صحیح: عبد اللطیف عفا اللہ عنہ، مدرسہ مظاہر علوم سہارنپور، ۲۱/ذی الحجہ/۱۳۵۷ھ۔ (فتاویٰ محمودیہ: ۶/۱۰۱-۱۰۴)

مرتکب مکروہ کی امامت:

سوال: مکروہات وسنت ومستحبات کی پابندی نہ رکھنے والے کے پیچھے نماز کیسے ہوگی؟

الجواب ــــــــــــــــ حامدًا و مصليًا

مکروہ ہوگی۔(۲) فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہ۔ (فتاویٰ محمودیہ: ۶/۱۰۴)

ہندو تہذیب اختیار کرنے والے کی امامت:

سوال: اگر کوئی مسلمان ہنود کے یہاں اس قسم کی نوکری کرے کہ ہنود کو پوجا کے واسطے بُت کے مکان پر پہنچا دیوے اور اپنی صورت ہنود کی سی رکھے؛ تاکہ ہنود اس کو موقوف نہ کردیں، ایسے شخص کے پیچھے نماز جائز ہے یا نہیں؟

الجواب ــــــــــــــــ

جو مسلمان ایسا فعل کرے، وہ فاسق ہے اور سخت گنہگار ہے اور اس فعل کو اچھا سمجھنے والا بھی فاسق ہے، لائق امام بنانے کے نہیں ہے۔(۳) فقط (فتاویٰ دار العلوم دیوبند: ۳/۲۴۰-۲۴۱)

== وقال ابن عابدين رحمه الله تعالىٰ: "فإن أمكن الصلاة خلف غيرهم فهو أفضل، وإلا فالإقتداء أولىٰ من الإنفراد... وإن كراهة تقديمه كراهة تحريم". (ردالمحتار، كتاب الصلاة، باب الإمامة: ۱/۵۵۹-۵۶۰، سعيد (مطلب في تكرار الجماعة في المسجد، انيس)

(۱) (والأحق بالإمامة) الأعلم (بأحكام الصلاة) فقط صحةً وفسادًا بشرط اجتنابه للفواحش الظاهرة". (الدر المختار، كتاب الصلاة، باب الإمامة: ۱/۵۵۷، سعيد)

(۲) "وكره إمامة الفاسق العالم لعدم اهتمامه بالدين فتجب إهانته شرعاً، فلا يعظم بتقديمه للإمامة" (مراقي الفلاح). وقال الطحطاوي في حواشيه: "قال القهستاني: أي أو إصرار علىٰ صغيرة". (حاشية الطحطاوي على المراقي الفلاح، كتاب الصلاة، فصل في بيان الأحق بالإمة، ص: ۳۰۲-۳۰۳، قديمي)

(۳) ويكره إمامة عبد إلخ وفاسق. (الدر المختار)

بل مشىٰ في شرح المنية علىٰ أن كراهة تقديمه كراهة تحريم. (ردالمحتار، باب الإمامة: ۱/۵۲۳، ظفير) (مطلب في تكرار الجماعة في المسجد، انيس)

(۱)